جنوبی افریقہ کے مسلمان

از جناب احمد ثبات صاحب

براعظم افریقہ کے اقصی الجنوب میں جنوبی افریقہ کا (ساؤتھ افریقہ) ملک واقع ہے اس کا رقبہ تقریباً پانچ لاکھ مربع میل ہے مورخین کے قول کے مطابق یورپین قومیں ۱۶۵۲ء سے مغربی طرف آئیں اور حبشی اقوام شمال کی طرف سے آکر آباد ہوئیں اور بعض حبشی قومیں پہلے سے آباد تھیں ہندی قومیں ۱۸۶۰ء مزدورانہ حیثیت سے لائی گئیں اور اس کے بعد صوبۂ گجرات سے بعض قومیں تاجرانہ حیثیت سے آکر آباد ہوئیں اور ان سب کے اختلاط سے ایک دوسری قوم جو کلرد کہلاتی ہے ہستی میں آئی۔

حبشی ایک کروڑ دس لاکھ ہیں جن میں تھوڑے مسلمان ہیں جو مشرقی افریقہ سے یہاں کام کرنے آئے ہیں اور بعضے یہاں اسلام قبول کرتے ہیں۔ یورپین چالیس لاکھ۔ ملائی پچھتر ہزار (جو ملایا سے غلام حیثیت سے لائے گئے تھے) کلرد پندرہ لاکھ اور ہندی چھ لاکھ ہیں ہندی میں مسلمان بھی ہے اور ہندو بھی۔ تقریباً چار حصہ ہندو ہیں اور ایک حصہ مسلمان۔ ہندوؤں میں زیادہ تر مدراسی علاقہ سے ہیں اور تقریباً ایک تہائی دہلی بہار وغیرہ علاقے سے آئے ہیں چونکہ یہ لوگ کلکتہ بندرگاہ سے آئے ہیں اس لیے کلکتیہ اور ہندوستانی کہلاتے ہیں۔ گجرات کاٹھیاواڑ کے ہندو بنیا کہلاتے ہیں۔ مدراس کے بہت سے ہندو عیسائی ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں میں اکثریت حیدرآباد کے مسلمانوں کی ہے گجرات کے بوہرہ (سنی) اور کاٹھیاواڑ کے میمن ہیں۔ گجرات کاٹھیاواڑ کے علاوہ تمام قومیں اپنے آبائی وطن سے بالکل انجان ہیں۔ کوئی رشتہ تعلق باقی نہیں ہے۔

اور نہ دل چسپی ہے۔ یہ تمام قومیں اسی کو اپنا وطن سمجھتی ہیں۔ اور یہاں جینا مرنا پسند کرتی ہیں۔ یورپینوں اور حبشیوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ یورپین غالب آئے انکی حکومت قائم ہو گئی اور اب تک قائم ہے لیکن دنیا کے تغیر اور تبدل سے حبشیوں کو انکے علاقے میں دستوری حکومت (یورپینوں کے زیر سایہ) دینا شروع کیا ہے۔ ہندی مزدورانہ حیثیت سے آئے مزدوری کا عہد پانچ برس پورا کرنے کے بعد آزاد کر دئیے گئے بہت سے اسی کاموں میں ہیں۔ بعض زمیندار ہو گئے اور بعض تاجر۔ گجرات، کاٹھیاواڑ کے ہندی اصل سے تجارت میں ہیں اور زیادہ تر انہیں کا قبضہ ہے۔ ہندیوں کو انکی آبادی. . . . والے ٹاؤنوں (آبادیوں) میں ممبری کا حق ملا ہے اور مرکزی مشاورتی کمیٹی بھی پچیس ممبروں کی بنائی ہے۔ صوبائی اور مرکزی حکومت میں نہ انکی نمائندگی ہے اور نہ آواز۔

اس ملک کو اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص نعمتوں سے نوازا ہے سونا ہیرے لوہا کوئلہ وغیرہ معدنیات بڑے پیمانہ پر نکالے جاتے ہیں موسم معتدل ہیں اس لیے زراعت بہت کامیابی کے ساتھ کی جاتی ہے یورپین قوموں نے محنت و کوشش سے تعلیم اور سائنس کی روشنی میں خداداد قابلیت کے ساتھ اس ملک کو بہت آباد، شاداب اور خوش حال بنا کر اس ملک کو رشکِ ارم بنا دیا ہے اور جانفشانی اور فیاضی سے دن بدن آبادی میں اضافہ کرکے افریقہ کا سب سے آباد سب سے خوشحال اور ترقی یافتہ اور سب سے مضبوط طاقتور ملک بنا دیا ہے اور یہ مبالغانہ ہو گا کہ آج کے زمانہ میں اگر امریکہ کے برابر نہیں تو اس کی صف میں تو ضرور کھڑا رہ سکتا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ آج کی دنیا کے باشندہ یورپین قومیں ہیں گو کہ انہوں نے ایشیا اور افریقہ کو آزاد کر دیا ہے لیکن زندگی کی ضروریات میں بالخصوص سائنس میں ایشیا اور افریقہ ان کے دست نگر ہیں۔ اس ملک کو یورپینوں نے اپنی والہانہ کوششوں سے صرف آباد اور مضبوط ہی نہیں بنایا بلکہ اپنے اثر و اقتدار سے حبشی اور ہندی قوموں

کی کایا پلٹ دی ہے گو کہ یہ ملک افریقہ کا حصہ ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یورپ کا حصہ ہے یا امریکہ کا کنارہ ہے یورپین قومیں بچپن ہی سے تعلیم تربیت نہایت کوشش انہماک اور جانفشانی سے کرتی ہیں. بلند ہمتی عالی حوصلگی ہمدردی ظاہری وضعداری انصاف قوم و وطن کے لیے ہر قسم کی قربانی کرنا، اپنے حصولِ مقصد میں جان و مال کی پرواہ نہ کرنا نمود و نام آوری میں جان کھپانا، وقت کی پابندی، قوانین کی تابعداری اپنی مثال آپ ہی ہیں ہمارے ہندی قوم کے آباؤ اجداد سیدھے سادے بھولے بھالے ان پڑھ تھے. مدراس کا مزدور اور گجرات کا تاجر اس میں برابر تھے لیکن ان کی اولاد آج وکیل ڈاکٹر نرس ٹیچر کلرک وغیرہ نامور تاجر بڑے بیوپاری فیکٹری اور کارخانہ جات والے لکھپتی ہو گئے ہیں یورپینوں حبشیوں اور ہندیوں کے سکول الگ الگ ہیں مگر بچپن ہی سے وقت کی پابندی اصول کی تابعداری سرداروں کی اطاعت قوانینِ ملک کی رعایت انسانیت کی خیر خواہی سکھلائی جاتی ہے اولوالعزمی شغف جانفشانی محنت عرق ریزی ان کا خمیر ہوتا ہے نام و نمود آوری اور حصولِ مادیت ان کی طبیعت بن جاتی ہے. مڈل ایسٹ (مشرق وسطی) اور ہندوپاکستان کی میری مسافری میں یہ فرق صاف صاف نمایاں معلوم ہوتا تھا ہندی قوم چونکہ طبعاً عقل و ذکاء اور وفاداری میں دوسری قوموں سے بڑھی ہوئی ہے جلد اثر قبول کر لیتی ہے اس لیے تعلیم تربیت اور ماحول کے اثر سے اس کی اصلیت "مشرقیت" سے "مغربیت" اور "روحانیت" سے "مادیت" میں تبدیل ہو چکی ہے سکولوں کی پابندی تو عام ہے لیکن تجارت میں اوقات کی پابندی کارخانوں میں علی الصباح ہندی جوان لڑکے لڑکیاں سرعت اور پابندی سے جاتی ہیں اور ان کی روزانہ زندگی اور کاروبار میں اسی تعلیم تربیت اور ماحول کا اثر ہے اور یہی سب وہ عمل ہے جس نے روزی میں فراخی معیشت اور معاشرے کے طریقوں میں تنوع اور جدت اور وسعت بہت زیادہ ہے. رہائش و زیبائش کے حصول میں کوشش اور شغف خورد و نوش فیشن و زینت میں

تنوع مادیت کے حصول میں اپنی پوری کوشش خرچ کرتے ہیں اور ساتھیوں سے میل جول میں ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔ یہی وہ سبب ہے کہ جب یہاں کا ہندی اپنے مادرِ وطن جایا کرتا ہے تو اس کو ہر چیز نئی اور انوکھی اور انسان بھی دوسری دنیا کا انسان معلوم ہوتا ہے۔ الغرض یہاں کا ہندی اپنے آباء و اجداد جیسا ہندی نہیں ہے بلکہ اکل و شرب لبس و زینت گفتار و رفتار بود و باش معاش و معاشرہ میں پورا مغربیت سے بھرا ہوا ہے اور الناس علی دین ملوکھم کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اصولِ مغربیت کے مطابق لڑکے لڑکیاں ساتھ مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں کارخانوں میں ساتھ کام کرتے ہیں سینما کھیل کود سیر و تفریح سب کا جزو زندگی ہے دکانوں دفتروں میں ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس بنا پر یہاں کا ہندو نہ تو کٹر مہا سبھائی ہندو ہے اور نہ مسلمان پکا سرحدی مسلمان بلکہ سب کے مدِ نظر حصولِ مادیت ہے۔ بدنی اعضاء ہونٹ، رخسار، پلک بھوں، سر کے بال آگے اور پیچھے کا حصہ وغیرہ سب کو خصوصیت سے زیادہ خوبصورت بنانا اور لباس ایسا پہننا جس میں بدن زیادہ جھلکے اور میلان زیادہ بڑھے۔ مکانوں کی سجاوٹ۔ حصولِ مال و جاہ و تفریح قلب منتہائے نظر و مقصود ہے۔ بسا اوقات لوگوں کو اکل و شرب سے زیادہ کوسمیٹک (پاؤڈر کریم عطر وغیرہ) میں خرچ کرتے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ستمبر ۶۲ء میں ڈربن فٹ بال ٹیم کی جوہانسبرگ ٹیم کے ساتھ میچ جوہانسبرگ میں ہوا۔ ڈربن سے جوہانسبرگ چار سو میل سے زیادہ دور ہے۔ کھلاڑی سب یورپین تھے۔ ہندیوں کو یورپینوں کے ساتھ کھیلنے کا قانوناً حق نہیں ہے۔ صرف دیکھنے کے لیے اور اپنی طبعی دل چسپی کے لیے جوہانسبرگ جانا چاہتے تھے۔ پندرہ سو ٹکٹ آئے اور بک گئے پھر اور زیادہ دو سو آئے ان کی خریداری کے لیے دو ہزار ہندی جمع ہو گئے۔ قریب تھا کہ طوفان مچ جاتا۔ دیکھنے کے لیے خاص عزت و راحت کی جگہ نہیں ہوتی۔ صرف دیکھنے کے لیے اتنا لمبا سفر کیا۔

مزید برآں ٹکٹ نہ ملنے کے باوجود مزید پندرہ سو اور پہنچ گئے۔ عورتیں بھی گئیں، موٹر کے ایکسیڈنٹ میں دو موتیں بھی ہوئیں۔ بس وغیرہ کے حادثوں میں کئی زخمی ہوئے۔ ع

قیاس کن زگلستاں من بہار مرا

اللہ کے فضل وکرم سے ہر مسلم بستی میں مساجد و مدارس ہیں علماء اساتذہ ائمہ اور مبلغین کی حذبات سے مسلمان مسلمان تو ہے۔ بستی کے تناسب کے اعتبار سے یہاں کے مسلمان خصوصاً جوان طبقہ اور رجحے میں دنیا میں رکورڈ ہے اور اپنی اولاد کو اعلیٰ دینی تعلیم دینے کے لیے ہند و پاکستان بہت کافی تعداد میں بھیج رہے ہیں لیکن دینی تعلیم دن بدن کمزور ہورہی ہے بعض عربی زبان دانی کے شوق میں قرآنی تعلیم کھو رہے ہیں یہاں زبان انگلش ڈچ اور زولو ہے سب کاروبار اسی میں ہوتا ہے اسلیے گجراتی اردو زبان ختم ہو گئی ہے بہت سے مدراس میں انگلش میں مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ تھوڑی بہت اردو پڑھتے ہیں وہ مدرسہ چھوڑنے پر استاد کو واپس کرکے آجاتے ہیں۔ ملائی مسلمان خور و نوش لباس و زینت رہائش و زیبائش سیر و تفریح تمام اصولِ زندگی میں پورا مغربیت میں تبدیل ہوچکا ہے۔ ان میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک داماد مسلمان دوسرا ہندو تیسرا عیسائی ہے۔ رفتارِ زمانہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ ہندی مسلمان اسی رو میں بہہ رہا ہے اس لیے اس کا انجام بھی وہی ہوگا یہاں قانوناً یورپینوں کے ساتھ مناکحت وغیرہ منع ہے۔ یہ اللہ کا فضل واحسان ہے ورنہ کب سے ہماری ہندیت اور اسلامیت ختم ہوجاتی۔ یہاں ہندو مسلمان لڑکے لڑکیاں سب ساتھ تعلیم حاصل کررہے ہیں تعلیم اور زیادہ عام اور اعلیٰ بنائی جارہی ہے۔ عورتیں کارخانوں دکانوں اور زندگی کے تمام شعبوں میں حصہ لے رہی ہیں پہلے ہندی جہاں چاہتے رہ سکتے تھے لیکن ہندیوں کے لیے الگ شہر بسائے جارہے ہیں ہندو مسلمان سب ساتھ بود و باش کررہے ہیں اخبار و رسائل روزانہ کی زندگی ہے

ریڈیو جزء لانیفک ہے سینا کوئی عیب نہیں ہے اس اثر میں مسلمان اولاد میں اسلام اور دوسرے مذاہب سے فرق اٹھتا جاتا ہے۔ سب مذاہب میں برابر ہیں صرف اسلام ہی سچا مذہب نہیں ہے آخرت کی نجات اور قبولیتِ اعمال کے لیے صرف اسلام شرط نہیں ہے۔ مسلمان عورت اپنا لباس بدل چکی ہے تنگ و باریک نیم عریاں لباس عام ہو رہا ہے۔ محفلِ رقص و سرود میں شرکت انتخاب حسینہ اور انتخاب خوبصورتی لباس میں شرکت مسلمانوں میں عام ہو رہی ہے اور ان باتوں کو اسلام کے خلاف نہیں سمجھا جاتا اپنا شوہر خود پسند کرتی ہے۔ بلکہ تلاش کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ نکاح سے پہلے منگیتر کے ساتھ آزادانہ اختلاط عام ہو رہا ہے۔ روک تھام لبا اوقات منگنی ٹوٹنے کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہنی مون (شبِ وصال) گھروں کے بجائے ہوٹلوں میں ہو رہا ہے اس سے زیادہ یہ ہے کہ ہندی مسلمان اپنا سورتی، میمن، سیٹھ، حیدرآبادیت وقبائلیت تو کھو چکا ہے لیکن اب مسلمان لڑکے لڑکیاں ہندو مسلمان کا فرق بھی اٹھا رہی ہیں۔ بہت سے مسلمان لڑکے لڑکیاں ہندو لڑکا لڑکی پسند کرتی ہیں اور ہندو بن کر ہندو مذہب کے موافق نکاح کرتی ہیں یا گورمنٹ کے قانون کے موافق نکاح رجسٹرڈ کرالیتی ہے یا بغیر نکاح کے ایسے ہی ساتھ رہتے ہیں ماں باپ اور قوم کی ناراضگی اور احتجاج بے سود ہوتا ہے پسند کی عورت اور نکاحی زندگی مغربیت میں تبدیل ہو رہی ہے۔ سودی لین دین عام ہے خودکشی بڑھ رہی ہے گھوڑدوڑ عام ہے شراب نوشی اور عام ہو رہی ہے اور اس کی تجارت کا پروانہ بھی ہندی کو مل رہا ہے الغرض معاشرہ مغربیت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہ حالات صرف جنوبی افریقہ کے نہیں ہیں بلکہ ہر اس ملک کے ہیں جہاں مسلمان یورپینی قوموں کے زیراثر رہتے ہیں۔ چنانچہ مغربی جزائر میں ایک مسلمان اپنے مہمان سے تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ میرے بہنوئی مسٹر نائیڈو ہیں۔ دینی تعلیم کی کتابیں انگلش میں بہت کم ہیں

لہٰذا ضرورت ہے کہ عقل ونقل کی روشنی میں انگلش میں کتابیں شائع کی جائیں کہ اسلام کیا مذہب ہے؟ دوسرے مذاہب سے کیا تعلق ہے؟ اسلامی تہذیب کلچر معاشرہ کیا ہے؟ مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ کہاں تک مخالطت کرسکتا ہے غیر مسلموں کو اپنے گھر لانا۔ اس کے گھر جانا کیسا ہے؟ غیر مسلموں کے ساتھ نکاح کرنیکا حکم کیا ہے مسلم عورت کا ستر کیا ہے لباس کیا ہے؟ سینما رقص وسرود امتحان حسینہ میں شرکت. نکاح سے پہلے منگیتر کا حکم و اسلامی اخلاق تہذیب معاشرہ کیا ہے؟ مغربی تہذیب کے مطابق محبت کرنے کے بعد نکاح کرنا کیسا ہے اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب میں کیا فرق ہے۔ یہ تمام امور وضاحت کے ساتھ رازی وغزالی کے فلسفوں میں تفصیل سے بیان کیے جائیں۔

بعض با اثر صاحب خیر کتاب کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر چھپوا کر ثانوی درجہ کے نصاب میں داخل کرانا چاہتے ہیں اس عظیم الشان تبلیغی خدمت کی طرف ارباب علم وفضل اہل فہم وفراست صاحب تحقیق وبصیرت حضرات کو دعوت دیجاتی ہے

این کار از تو آید ومردان چنیں کنند

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ندوۃ المصنفین دہلی

سنہ ۱۹ء کی مطبوعات

۱۔ تفسیر مظہری اردو جلد نہم مجلد ۰۰ — ۱۷
۲۔ حیات مولانا سید عبدالحی " " ۰۰ — ۱۱
۳۔ احکام شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت مجلد ۰۰ — ۹
۴۔ مآثر ومعارف " ۰۰ — ۱۰

سنہ ۱۹۷۲ء کی مطبوعات

۱۔ تفسیر اردو جلد دہم مجلد ۰۰ — ۱۲
۲۔ بیماری اور اسکا روحانی علاج [illegible]
۳۔ خلافت راشدہ اور ہندوستان ۰۰ — ۹
۴۔ ابوبکر صدیق کے سرکاری خطوط ۰۰ — ۷

قواعد و ضوابط کی کاپی اور فہرست طلب فرمائیے

ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶